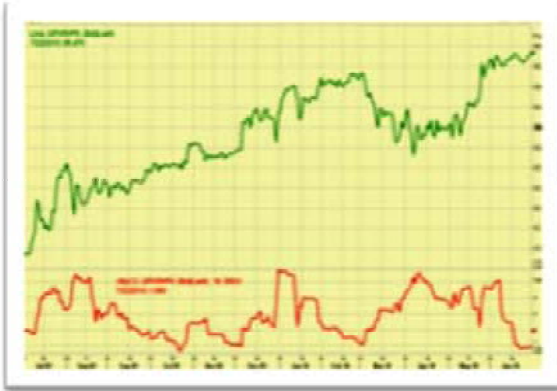


4 شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام

4.1 عمومی جائزہ

شکل 4.1: م س 10ء میں امریکی ڈالر پاکستانی روپیہ کی شرح مبادلہ کی حرکت پذیری



مجموعی بیرونی توازن میں بہتری کے باعث گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 10ء کے دوران پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ میں قدرے استحکام رہا۔ مالی سال 10ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستان روپے کی قدر میں 5 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس میں 19 فیصد کمی نمایاں کی ہوئی تھی۔ شرح مبادلہ کی حرکت پذیری مجموعی طور پر بازار کے حالات کی عکاس رہی اور پائیدار بیرونی توازن اور معاشی استحکام کے حصول میں معاون ثابت ہوئی۔

بازار مبادلہ کے استحکام میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا جن میں جاری حسابات کا سکڑنا ہوا خسارہ، آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارٹیمینٹ کے تحت ملنے والی وصولیاں، بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے ترسیلات زر کی بلند سطح اور زرمبادلہ کے ذخائر کی بلند سطح شامل ہیں۔ برآمدات میں اضافے اور ترسیلات زر کی بلند سطح کے باعث پاکستان کے جاری حسابات کا خسارہ پانچ برسوں کی ٹھیلی ترین سطح پر پہنچ گیا۔ 30 جون کو ختم ہونے والے سال میں خسارہ 3.51 ارب ڈالر پر آ گیا جو ایک سال قبل 9.26 ارب ڈالر تھا۔ اسی طرح سال کے دوران بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی ملکی ترسیلات زر 14.01 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 8,905.95 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئیں۔ م س 09ء کے آخر میں زرمبادلہ کے ذخائر 12.425 ارب ڈالر تھے جو مالی سال 10ء کے اختتام پر 16.750 ارب ڈالر کی تاریخی بلند سطح تک پہنچ گئے۔ مذکورہ مثبت پیش رفت کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار کی سرگرم نگرانی اور سٹے بازی کے رجحانات کو ختم کرنے کے لیے بروقت اقدامات سے بھی بازار کو ہموار رکھنے میں مدد ملی۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کے زرمبادلہ کے اکتشاف کی حد میں اضافے نے شرح مبادلہ میں کوئی اضافی تغیر پذیری پیدا کیے بغیر بینکوں میں زرمبادلہ کی بھاری مقدار کے سودے کرنے کی صلاحیت کو مضبوط کیا۔ اس کے

مہینہ کا آخر	اختتامی شرح	ماہانہ تبدیلی	جون 09ء سے تبدیلی
جون 09ء	81.46		
جولائی	83.24	2.2%	2.2%
اگست	83.02	-0.3%	1.9%
ستمبر	83.15	0.2%	2.1%
اکتوبر	83.74	0.7%	2.8%
نومبر	83.57	-0.2%	2.6%
دسمبر	84.24	0.8%	3.4%
جنوری	85.07	1.0%	4.4%
فروری	85.07	0.0%	4.4%
مارچ	84.09	-1.2%	3.2%
اپریل	84.00	-0.1%	3.1%
مئی	85.38	1.6%	4.8%
جون	85.51	0.1%	5.0%

جدول 4.2: شرح مبادلہ کارمحان، تعمیر پذیری و تبدیلی فیصد میں

سال	بلند	پست	اختتامی	اوسط	تعمیر پذیری	تبدیلی
م س 06ء	60.45	59.57	60.22	59.87	0.90%	-1.00%
م س 07ء	61.01	60.18	60.37	60.65	1.00%	-0.30%
م س 08ء	69.75	60.3	68.4	62.68	4.00%	-13.30%
م س 09ء	84.08	68.47	81.46	78.65	6.70%	-19.10%
م س 10ء	85.58	81.4	85.51	83.89	3.00%	-5.00%

ماخذ: رائٹرز

نتیجے میں زیر جائزہ مدت کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں طلب و رسد کے حالات پر مبنی صحت مند تغیر پذیری دیکھنے میں آئی ہے جو منڈی پر مبنی شرح مبادلہ کے تعین کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی پالیسی سے ہم آہنگ ہے۔

4.2 تیل کی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے کردار کا خاتمہ

پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کی بین الینک منڈی کو مرحلہ وار منتقلی مالی سال 10ء کے دوران ہونے والی ایک اہم پیش رفت ہے۔ یہ اسٹیٹ بینک کی ایک اہم کوشش ہے۔ منتقلی کا عمل مبادلے کی مساوات پر سٹے بازی کے دباؤ کے بغیر انجام پایا۔ اسٹیٹ بینک 2004ء سے بینکوں کو پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے لیے زرمبادلہ فراہم کر رہا ہے۔ نومبر 2008ء میں بازار کے لیے ایک مرحلہ وار پروگرام کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2009ء سے تیل کی ادائیگیوں کے لیے زرمبادلہ کی فراہمی بند کر دی۔ اسٹیٹ بینک کی

جدول 4.3: مالی سال 09ء اور مالی سال 10ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیاں (امریکی ڈالرمیں)							
مئی 09ء				مئی 10ء			
مہینہ	اسٹیٹ بینک کا حصہ	بینکوں کا حصہ	کل	مہینہ	اسٹیٹ بینک کا حصہ	بینکوں کا حصہ	کل
9 جولائی	667	1141	1246	9 جولائی	667	173	840
9 اگست	260	1498	1498	9 اگست	260	517	776
9 ستمبر	364	1554	1554	9 ستمبر	364	637	1002
9 اکتوبر	329	1170	1170	9 اکتوبر	329	592	920
9 نومبر	316	740	740	9 نومبر	316	425	741
9 دسمبر	175	690	690	9 دسمبر	175	816	991
10 جنوری	0	503	503	10 جنوری	0	716	716
10 فروری	0	328	461	10 فروری	0	883	883
10 مارچ	0	294	476	10 مارچ	0	726	726
10 اپریل	0	368	547	10 اپریل	0	911	911
10 مئی	0	366	533	10 مئی	0	1032	1032
10 جون	0	581	814	10 جون	0	1173	1174
کل	2,111	9,233	10,232	کل	8,601	10,712	10,712

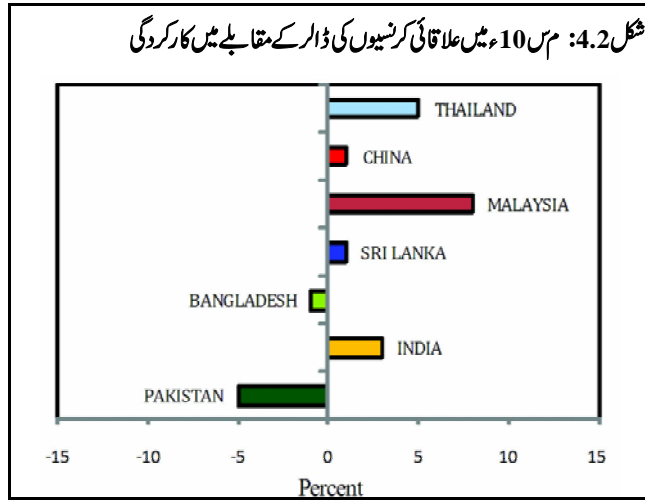
جانب سے بازار کی سرگرم نگرانی کے باعث یہ عمل دسمبر 2009ء میں باسہولت انداز میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ یہ اقدام نہ صرف تجارتی حجم میں اضافے کے ذریعے بازار مبادلہ کی ترقی کے لیے اہمیت کا حامل ہے بلکہ اس سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کو کم کرنے میں بھی مدد ملی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو پیٹرولیم مصنوعات کے لیے 12 ارب 11 کروڑ 10 لاکھ ڈالر فراہم کیے جو مالی سال 09ء میں فراہم کیے جانے والے 9 ارب 23 کروڑ 30 لاکھ سے خاصا کم ہے۔

جدول 4.4: عربی خام تیل کے روزمرہ اعلیٰ نرخ			
امریکی ڈالرمیں / تبدیلی فیصد میں			
اے آر ایل / او ایس پی - اے نرخ	بلند ترین نرخ	پست ترین نرخ	روزمرہ اعلیٰ نرخ ☆
مئی 03ء	33.1	22.6	27.2
مئی 04ء	37.7	24.9	30.2
مئی 05ء	55	32.5	41.2
مئی 06ء	69.9	49.9	58.7
مئی 07ء	73.8	48.5	61.2
مئی 08ء	140.6	66.1	92.6
مئی 09ء	143.6	32.7	67.1
مئی 10ء	87.63	60.85	74.7
ماخذ: رائٹرز			
☆ اوسط اعلیٰ نرخوں میں سال بسال تبدیلی			

مالی سال 10ء کے دوران اگرچہ خام تیل کے اوسط روزمرہ نرخ مالی سال 09ء کے مقابلے میں کچھ زیادہ تھے لیکن تیل کے نرخوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں استحکام دیکھنے میں آیا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران عربی ہلکے خام تیل کی قیمت 60.85 تا 87.63 کی حد میں رہی ہے جو مالی سال 09ء میں 32.7 کی پست ترین اور 143.6 کی بلند ترین سطح پر تھی۔

علاقائی تناظر

مالی سال 10ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں بیشتر علاقائی کرنسیوں کی قدر میں اضافہ دیکھا گیا۔ ان میں ملائشین رنگٹ، تھائی بھات، بھارتی روپیہ، چینی یوان اور



سری لنکا روپیہ شامل ہیں۔ سب سے زیادہ استحکام ملائیشین رینگٹ میں دیکھا گیا یعنی ڈالر کے مقابلے میں 7.7 فیصد قدر بڑھی۔ تاہم پاکستانی روپیہ اور بنگلہ دیش کا ڈالر علاقے کی وہ کرنسیاں ہیں جن کی قدر ڈالر کے مقابلے میں گری ہے۔

4.3 زر مبادلہ کے ذخائر کا انتظام

2010ء کے دوران عالمی معیشت نے 2008ء کی بدترین معاشی افراتفری کے بعد بحالی کے دشوار مرحلے کا سفر شروع کیا۔ اگرچہ مغربی دنیا کساد بازاری کے مرحلے سے جلد باہر آگئی تاہم عالمی معاشی تحریک کے حجم اور یورو کے خطے میں مالیاتی بد نظمی کے بارے میں خدشات بڑھ گئے۔ یورو زون کے بعض ملکوں میں مالیاتی نظم و ضبط کی کمی نے مالی منڈیوں کے بارے میں تشویش کو بڑھا دیا اور بعد ازاں ایک مکمل ریاستی قرضہ بحران کی شکل اختیار کر لی۔ یورو خطے کے ملکوں میں مالیاتی کفایت شعاری کے اقدامات پر عملدرآمد کے باعث مکمل عالمی بحالی وسط مدت میں مشکلات سے دوچار رہے گی کیونکہ یورو کے خطے اور امریکہ و ایشیائی معیشتوں کے مابین مضبوط مالی ارتباط موجود ہے۔

مالی سال 10ء کی پہلی اور دوسری ششماہی کے دوران عالمی معاشی رجحانات میں بحالی و مضبوطی دیکھنے میں آئی ہے تاہم نازک معاشی حالات کے باعث مرکزی بینک فوری طور پر پالیسی کو معمول پر نہیں لاسکے۔ اور بیشتر مرکزی بینکوں نے شرح سود کو اس وقت تک صفر پر رکھنے کو ترجیح دی ہے جب تک معاشی نمونہ تیزی اور پائیداری نہیں آ جاتی۔ مشکلات سے نکلنے کی مالیاتی وزری دونوں حکمت عملیوں کے اوقات اور نوعیت کو پالیسی پر جاری بحث میں مرکزی حیثیت حاصل رہے گی جس کی وجہ سے 2010ء کے بعد بھی معاشی امکانات کے بارے میں غیر یقینی صورتحال برقرار رہنے کا امکان ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ مغربی دنیا کی کمزوری کے باوجود ابھرتی ہوئی معیشتوں نے قدرے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے جس سے اس خیال کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے کہ ابھرتی ہوئی منڈیاں عالمی معاشی نمونہ میں کلیدی کردار ادا کریں گی۔

مالی سال 10ء کے دوران پاکستان کے زر مبادلہ کے ذخائر 35 فیصد اضافے (4.3 ارب ڈالر) کے ساتھ بڑھ کر 16.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جبکہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر 42.1 فیصد (13.8 ارب ڈالر) اضافے کے ساتھ بڑھ کر 12.9 ارب ڈالر ہو گئے۔ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 14.7 فیصد (485 ملین ڈالر) کا اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس اضافے کا ایک اہم سبب جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں کمی، مستحکم تر سیالات زر اور آئی ایم ایف کی اعانت ہے۔ م 10ء میں جاری حسابات کا خسارہ کم ہو کر 3.5 ارب ڈالر ہو گیا جو مالی سال 09ء میں 9.3 ارب ڈالر تھا۔¹ تیل کی درآمدات کو اس کے عالمی نرخوں میں کمی سے فائدہ پہنچا جو م 10ء کے دوران اوسطاً 80 ڈالر فی بیرل تک رہیں جبکہ یہ م 09ء میں 90 ڈالر فی بیرل تھیں۔ مزید برآں، م 10ء کے دوران تقریباً 8.9 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترسیلات زر سے بھی ذخائر کی نمو کا مثبت رجحان برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے۔

معیّن آمدنی منافع کی صورتحال بھی کمزور رہنے کا امکان ہے کیونکہ پالیسی ریٹس صفر کے قریب رہے ہیں اور توقع ہے کہ وسط مدت کے دوران ان کی یہ سطح برقرار رہے گی۔ اگرچہ 2009ء کے دوران ایکویٹی منڈیوں میں بحالی دیکھنے میں آئی ہے لیکن ان میں تغیر پذیری کی سطح بلند رہی اور یہ ابھی تک 2007ء کی بلند سطح سے کافی نیچے ہیں۔ مالی سال 10ء کے دوران مجموعی ذخائر پر خام منافع نشانیہ سے بلند سطح پر رہا۔ اسٹیٹ بینک نے عالمی معاشی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے اثاثوں کو اسٹریٹجک لحاظ سے مختص کرنے کا عمل جاری رکھتے ہوئے ذخائر کے حجم اور درآمدات، برآمدات، بیرونی سرمایہ کاریوں، ترسیلات زر کے ساتھ ساتھ کثیر قومی پروگراموں سمیت بعض ذرائع کے ذریعے معیشت سے اور معیشت کو فنڈز کے بہاؤ میں اضافہ کیا ہے۔

اندرونی انتظام ذخائر کو بہتر بنانے کا مقصد حاصل کرنے کے لیے شعبہ جاتی وکلسٹر کی سطح پر استعداد کاری کے پروگرام شروع کیے گئے۔ ملازمین کو معیّن جز دانی آمدنی کے انتظام، ذخائر

¹ بیرونی اعداد و شمار

کے انتظام اور کارکردگی کی رپورٹنگ کے بارے میں تربیت فراہم کی گئی۔ اس کے لیے ویب پر مبنی معلوماتی تربیت، ٹیلی کانفرنسنگ سیمینارز اور پیشہ ورانہ سرٹیفکیٹس سمیت مختلف ذرائع کو استعمال کیا گیا۔ اس وقت پیشتر ابکار مالی قابلیت کی بلند سطح حاصل کر چکے ہیں یا پھر اپنے فرائض کی بہتر انجام دہی کے لیے جدید مہارتوں کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔

4.3.1 2009-10ء کے دوران زرمبادلہ پالیسی میں تبدیلیاں

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد پر ادائیگی

بینکوں (مجاز ڈیلرز) کو 14 دسمبر 2009ء سے بین الینک منڈی سے خام تیل کی درآمد سے متعلق زرمبادلہ کی تمام خریداری کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس سے قبل بینک خام تیل کے علاوہ دیگر پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد کے لیے بین الینک منڈی سے خریداریاں کرتے تھے۔

سیمنٹ کی درآمد کے لیے برآمدی وصولیوں کا 5 فیصد تک پاس رکھنے کی سہولت

زرمبادلہ کی پالیسی میں مزید آزادکاری کے لیے سیمنٹ کے برآمد کنندگان کو ان کے پاکستان میں کھولے جانے والے خصوصی بیرونی کرنسی کھاتوں میں سیمنٹ کی برآمدات کی 5 فیصد برآمدی وصولیوں کو اپنے پاس رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

خرد مالکاری بینکوں / اداروں کو زرمبادلہ میں قرض گیری کی اجازت

خرد مالکاری بینکوں / اداروں (ایم ایف بی آئیز) کو سہولت دینے کے لیے انہیں عالمی مالی اداروں / ڈونر ایجنسیوں یا تخصیصی بینکوں / اداروں سے بیرونی کرنسی کے قرضے حاصل کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ایسے قرضوں پر بات چیت کرتے ہوئے ایم ایف بی آئیز کے لیے متعلقہ سرکلر کے قواعد و ضوابط پر عملدرآمد یقینی بنانا ہوگا۔

مراسلہ اعتبار (ایل سی) کی درآمد پر ایڈوانس ادائیگی

مراسلہ اعتبار پر متعلقہ سرکلر کے قواعد و ضوابط کے تحت درآمدی اشیاء کی ایف او بی یا سی ایف آر قدر کا 100 فیصد تک ایڈوانس ادائیگی کی اجازت دی گئی ہے۔ اس سے قبل مذکورہ سہولت درآمد کی جانے والی اشیاء کی ایف او بی یا سی ایف آر قدر کے صرف 25 فیصد پر دی گئی تھی۔

فریٹ فارورڈرز / کنسولیڈیٹرز کے مال برداری اخراجات کی ترسیلات

متعلقہ فریقوں کی مشکلات دور کرنے کے لیے 2006ء کے ایف ای سرکلر نمبر 06ء میں برآمد کنندگان کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے رائج طریقوں کے مطابق ترمیم کی گئی ہے۔

4.4 ملکی ترسیلات زر

مالی سال 10ء کے دوران پاکستان کو 8.9 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترسیلات زر موصول ہوئیں۔ ان میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 14 فیصد نمو ہوئی۔ یہ اسٹیٹ بینک اور پاکستان ری بی ٹینس انی شپ (پی آر آئی) کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

4.4.1 پاکستان ری بی ٹینس انی شپ (پی آر آئی)

اسٹیٹ بینک، وزارت اور سیز پاکستانیز اور وزارت خزانہ نے ایک مشترکہ کوشش کی ہے جسے پاکستان ری بی ٹینس انی شپ ٹیوکا نام دیا گیا ہے۔ پی آر آئی کی تشکیل کا مقصد ایک قومی ادارے کا قیام تھا تا کہ ترسیلات زر میں سہولت دی جاسکے اور ان کے بہاء کو تیز، سستا، آسان اور مستعد کیا جاسکے۔ دوسرے مرحلے میں پی آر آئی کا مقصد پاکستان میں اوور سیز پاکستانیوں کے لیے سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرنا ہے۔

4.4.2 پاکستان میں ترسیلات زر کے نظام اور پی آر آئی کی حکمت عملی

اس کوشش کے آغاز میں ملکی ترسیلات زر کے نظام کا تجزیہ کیا گیا جس کا مقصد ترسیلات سے متعلق ڈیٹا جمع کرنا اور تجزیہ، نظام میں رکاوٹوں اور کمزوریوں کی نشاندہی، ترسیلات زر کی

حالیہ عالمی کوششوں کا جائزہ خصوصاً عالمی علاقائی تناظر میں اور ترسیلات زر بڑھانے کے لیے مختلف خطوں کی روایات کو مرتب کرنا شامل ہے۔ اس تجزیے سے پی آر آئی کی ایک جامع حکمت عملی تشکیل دینے میں مدد ملی ہے جس کے مقاصد میں ترسیلات کی خدمات سے مالی شعبے کی وابستگی کو مزید مضبوط بنانا اور اس کے نتیجے میں ترسیل کی ثقافت، مناسب تحفظ صارفین کے باعث منڈی میں شفافیت، ادائیگی کے انفراسٹرکچر کی کارکردگی اور ترسیل کنندہ، وصول کرنے والوں اور ادورسز اداروں کے لیے مراعات شامل ہیں۔

4.4.3 پی آر آئی حکمت عملی کا نفاذ

رسائی میں اضافہ

پی آر آئی کے تحت بینکوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ وہ ترسیلات کے بارے میں نئے انتظامات کے تحت عالمی سطح پر اپنی رسائی میں اضافہ کریں۔ اس کے آغاز سے اب تک بینکوں و ادورسز اداروں کے مابین ملکی ترسیلات کے لیے 160 نئے انتظامات کیے گئے ہیں۔

ترسیل اور وصول کنندہ کے لیے ترغیب

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں اور وطن میں ان کے خاندانوں کی مدد کے لیے حکومت پاکستان نے اسٹیٹ بینک کی وساطت سے ادائیگی کی ایک اسکیم متعارف کرائی ہے جس کے تحت پاکستانی بینکوں کو پاکستانی روپے کے مساوی فی سودا 25 ریال دیے جائیں گے بشرطیکہ وہ پیسہ بھیجنے اور وصول کرنے والے سے کسی قسم کی فیس وصول نہ کریں۔ اس کے بدلے بینک متعلقہ سمجھوتوں کے تحت واپس کی گئی رقم اپنے بیرون ملک اداروں کو دے سکیں گے۔

بیرون ملک اداروں کے لیے مراعاتی اسکیم

رقم بھیجنے کے مقام پر منتقلی کے ذرائع اور دیگر سہولتوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے متعلق بازار کاری کی ناکافی کوششیں رسمی ذرائع سے ترسیلات زر کے بہاؤ میں ایک اہم رکاوٹ ہیں۔ بیرون ملک اداروں کی جانب سے اضافی کوششوں کی حوصلہ افزائی کے لیے پی آر آئی کے تحت کارکردگی پر مبنی ایک اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ اسکیم کے تحت بیرون ملک اداروں کو بازار کاری کے اخراجات ان کی کارکردگی و دیگر قواعد و ضوابط کی بنیاد پر سال کے آخر تک واپس ادا کر دیے جائیں گے۔

ادائیگی کے نظام کے انفراسٹرکچر میں بہتری

ملکی ترسیلات زر کی محفوظ و مستعد فراہمی کے لیے ادائیگی کا ایک قابل بھروسہ اور موثر نظام ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس مقصد کو اسٹیٹ بینک کی مدد سے ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی پر مرحلہ وار عملدرآمد کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔ پی آر آئی نے بینکوں کو ملکی ترسیلات زر کی ادائیگیوں کے لیے نقد اور دی کاؤنٹر (سی او سی) متعارف کرایا ہے جو پاکستان میں ترسیلات جمع کرنے کا ایک مقبول طریقہ ہے۔ تمام اہم بینکوں نے سی او سی کے تحت ترسیلات کی ادائیگیاں شروع کر دی ہیں۔ بینک پہلے مرحلے میں بین بینک سودوں کی منتقلی و چکائی کے لیے ”پرز“ کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس سے بینک ترسیلات کو رقم وصول کرنے والوں کے کھاتوں میں اسی دن منتقل کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس میں شریک بینکوں کو درج ذیل اقدامات کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے:

ترسیلات زر کو وصول کنندہ کے کھاتے میں رقم منتقل کرنے یا کاؤنٹر پر نقد ادائیگی کے لیے ترسیل کنندہ اور وصول کنندہ کو ایس ایم ایس بھیجنے کا نظام ہونا ضروری ہے۔

- بینکاری کے اوقات اور چھٹیوں کے دوران نقد قومات نکالنے کے لیے اہم مقامات / شاخوں پر اے ٹی ایمز لگانا۔ اس ضمن میں اے ٹی ایمز سے نقد قومات نکالنے کے لیے وصول کنندگان میں رقوم نکالنے سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کے اقدامات کرنا۔

- تاجروں کے مقامات پر ادائیگی کرنے، فنڈز کی منتقلی اور پمپنگ بلز کی ادائیگی کے لیے ای بینکاری / ایم بینکاری کو فروغ دینا۔ اس ضمن میں پی آر آئی کے تحت بینکوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ وہ ترسیلاتی کارڈز جاری کریں۔

شریک بینکوں کو مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وصول کنندہ کے کھاتے اور اور دی کاؤنٹر ادائیگی کے لیے منتقلی وادائیگی کے عمل میں موثر کنٹرولز پر عملدرآمد یقینی بنائیں۔ مزید برآں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے صارف کو پہچانیے اور اے ایم ایل سی ایف ٹی جیسے اقدامات سمیت اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنائیں۔

شکایات نمٹانا اور بازاری کا طریقہ کار

قابل بھروسہ اور فوری رابطے کی فراہمی کے لیے پی آر آئی کی جانب سے ایک کال سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس نے کام شروع کر دیا ہے۔ بیرون ملک مقیم تمام پاکستانی اور ان کے خاندان کال سینٹر سے بینکوں کی ترسیلاتی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی شکایات درج کر سکتے ہیں۔ مختلف خطوں میں رہنے والے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے ٹول فری نمبر دیے گئے ہیں۔

ترسیلات کے لین دین کے پورے عمل کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرنے کے لیے ایک ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔ جبکہ ترسیل کنندہ اپنے قریبی بینکاری ذرائع کی نشاندہی کے لیے <http://www.pri.gov.pk> کی ویب سائٹ پر سرچ کر سکتا ہے۔

ترسیلات زر میں تاخیر پر مالی سزا

ملکی ترسیلات زر بھیجنے کے لیے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں اور دیگر کی بینکاری ذرائع کے استعمال کی حوصلہ افزائی اور وصول کنندہ و ترسیل کنندہ کے فنڈز کی ان کے کھاتوں میں منتقلی میں غیر ضروری تاخیر کے باعث انہیں کسی بھی قسم کے ممکنہ نقصانات سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ مثلاً اگر کسی وصول کنندہ کے کھاتے میں رقم ہدایات کے مطابق مقررہ وقت پر منتقل نہیں کی جاتی تو وصول کنندہ کو متعلقہ بینک فی ہزار روپے پر یومیہ 65 پیسے کے حساب سے منافع دے گا۔

پی آر آئی اور پی آئی اے کا اتحاد

پی آر آئی اور پی آئی اے کے اتحاد کا مقصد بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے طویل مدتی اسٹریٹجک شراکت کا قیام ہے جس کے تحت بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو پاکستان آمدورفت اور ان کی ترسیلات کے بہاؤ میں سہولت دی جائے گی۔ یہ دونوں ادارے مل کر مرحلہ وار کام کریں گے۔ پہلے مرحلے میں پی آر آئی بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے ایک اسکیم متعارف کرائے گا جس کے تحت ابتدائی طور پر ہر ماہ قمری انداز کی ذریعے 100 مفت ریٹرن ٹکٹس دیے جائیں گے۔ انعام جیتنے والے کو اضافی ہینگیج الاؤنس، خصوصی لاؤنجر ٹکٹ رسائی، آمد پر استقبالیہ جیسی سہولتیں دی جائیں گی۔ دوسرے مرحلے میں پی آر آئی اور پی آئی اے دونوں مل کر مشترکہ برانڈ کا ایک فضائی کارڈ اور ترسیلاتی لین دین سے منسلک مائلز پروگرام متعارف کرائیں گے۔ کارڈ ہولڈر کو فری ٹکٹس اور اضافی ہینگیج الاؤنس جیسی متعدد سہولتیں دی جائیں گی۔

4.4.4 خلاصہ

نی الوقت پی آر آئی کی توجہ ملکی ترسیلات زر کے نظام میں ساختی تبدیلیوں پر مرکوز ہے اور ان فنڈز کے بہاؤ کے بارے میں اس کا وژن طویل مدتی ہے۔ اس عمل میں شریک فریقوں کی مخصوص سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے کئی دہائیوں پرانے نظام اور طریقہ کار میں تبدیلی لانا ایک مشکل کام ہے۔ عالمی کساد بازاری، تارکین وطن کی واپسی، مالی خواندگی کی کمی، سوچ میں رکاوٹوں اور شرح مبادلہ کی تغیر پذیری کے حالات میں اس وژن پر عملدرآمد اتنا آسان نہیں۔ پی آر آئی رکاوٹوں کی پروا کیے بغیر رسمی ذرائع سے ترسیلات زر کے بہاؤ میں زیادہ سے زیادہ اضافے کا مقصد حاصل کرنے کی کوششیں کرتا رہے گا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقویمی سال کی تقابلی کارکردگی کے عالمی جائزوں کے مطابق دنیا میں ترسیلات زر میں نمو کے لحاظ سے پاکستان اول نمبر پر ہے۔

4.5 مبادلہ کمپنیاں

مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کے متعلق درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

ریکارڈ مرتب کرنے کے متعلق ہدایات: اعداد و شمار و ریکارڈ کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ قواعد و ضوابط کے مطابق سودا ہونے کے دس سال یا اس سے زیادہ عرصے تک ترسیلات کے لین دین سمیت اپنے تمام کاروباری سودوں کا ریکارڈ رکھیں۔

قانون نافذ کرنے والی کسی بھی ایجنسی کو ریکارڈ کی بروقت فراہمی: مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ تمام معلومات ریکارڈ کو اس طرح محفوظ رکھیں کہ ضرورت پڑنے پر اسے اسٹیٹ بینک یا قانون نافذ کرنے والے دیگر متعلقہ اداروں کو ایک دن میں فراہم کیا جاسکے۔ جبکہ انہیں قانون کے مطابق کسی بھی قانون نافذ کرنے والی ایجنسی کو دوران تفتیش رکارروائی کے دوران ہر طرح کی معلومات ریکارڈ فراہم کرنا ہوگا۔

ترسیلات کے سودوں کے متعلق مکمل معلومات کے بارے میں ہدایات: مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ترسیلات کے سودوں میں رقم بھیجنے والے کے بارے میں مکمل معلومات اپنے پاس رکھیں۔